بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات	۲
۳-	رخصت کی درخواستیں	۲۵
۴-	تحریک استحقاق نمبر ۲۱ (منجانب سردار محمد طاہر خان لونی	۲۶
۵-	تحریک التوا نمبر ۱۹ منجانب منشی محمد صاحب	۳۲
۶-	قراردادیں	۳۶
	(i) قرارداد نمبر ۵۸ منجانب مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
	(ii) قرارداد نمبر ۵۹- منجانب حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴ جمادی اولال ۱۴۱۲ھ

بروز پنج شنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

صبح دس بجے کر پچپن منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَی اللّٰهِ
وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ○

(۵۹)..... اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہوجائے تو تو اے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **جناب اسپیکر۔** اب وقفہ سوالات ہے۔ سوال نمبر۷۸ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے ڈاکٹر صاحب نہیں ہیں سوال نمبر ۲۱۲ اور سوال نمبر ۲۱۳ بھی ان کے ہیں۔

اس کے بعد سوال نمبر ۲۲۷ میر فتح علی عمرانی صاحب کا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب چونکہ متعلقہ منسٹر صاحب اور متعلقہ ممبر نہیں ہیں میری تجویز ہے کہ ان کے سوالوں کو ڈیفر کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جوابات تو ہیں تاہم اگر آپ ضمنی سوال کرنا چاہیں تو ٹھیک ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جوابات تو ہیں لیکن انہوں نے سپلیمنٹری کرنا ہوں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی آپ تشریف رکھیں جو بھی سوالات کریں گے اس کے مطابق جوابات ہوں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوالات نمبر ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰ اور ۲۳۱ یہ سب میر فتح علی عمرانی صاحب کے ہیں۔ اسی طرح سوال نمبر ۳۱۹ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔ سوال نمبر ۳۱۵ سوال نمبر ۳۲۷ بھی ان کے ہیں۔ میر صاحب بھی تشریف نہیں رکھتے۔

☆۷۸ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۹۰-۱۹۹۱ء کے بجٹ میں (Obstetrics & Gynea) ہسپتال کوئٹہ کے لئے کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔ نیز یہ ہسپتال کوئٹہ میں کس جگہ پر تعمیر کیا جارہا ہے؟

☆ ۷۸ **وزیر صحت۔**

(i) سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے ترقیاتی پروگرام میں نسواں ہسپتال کے ابتدائی کام کے لئے مبلغ پانچ لاکھ روپے مختص

کئے جاچکے ہیں اور تخمینہ رقم دو کروڑ کی لاگت سے ہسپتال کی تعمیر کا کام کیا جائے گا۔

(ii) محکمہ صحت بلوچستان کے مندرجہ ذیل تین مقامات پر ہسپتال کی تعمیر کے لئے تجویز دی ہے۔

۱۔ سٹیلائٹ ٹاؤن (موجودہ بس اسٹینڈ)

۲۔ سبزل روڈ

۳۔ سمنگلی روڈ

مندرجہ ذیل بالا تین مقامات میں سے سٹیلائٹ ٹاؤن بس اڈہ پر زنانہ ہسپتال کی تعمیر مناسب ہوگی۔ کیونکہ یہ علاقہ شہر کے وسط میں ہے۔ لیکن تجویز یہ ہے کہ موجودہ بس اسٹینڈ جس وقت تحتانی کی طرف منتقل ہوگا۔ اس وقت بس اڈہ کی زمین حاصل کرکے اس پر زنانہ ہسپتال کا تعمیری کام شروع کیا جائے گا۔

☆ ۸۰ ڈاکٹر عبدالمالک۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (Obstetrics & Gynea) کو سول ہسپتال سے علیحدہ کیا گیا ہے اور اس کی انتظامیہ کو چلانے کے لئے ایک اے۔ ایم۔ ایس بھی مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

○ وزیر صحت۔

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سابقہ نگران وزیراعلیٰ نے بلوچستان کے سماجی و قبائلی پہلوؤں اور خواتین کے پردہ کو مدنظر رکھتے ہوئے شعبہ گائنی کو سول ہسپتال سے علیحدہ کر دیا تھا۔ اس طرح شعبہ گائنی میں خواتین مریضوں کے لئے الگ آپریشن تھیٹر، لیبارٹری اور ایکسرے مشین وغیرہ کی سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں۔

☆ ۲۱۲ ڈاکٹر عبدالمالک۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

موجودہ دور حکومت میں کس قدر اسسٹنٹ پروفیسر اور سینئر رجسٹرار بولان میڈیکل کالج میں بھرتی کئے گئے ہیں نیز ان کی ضلع وار تفصیل اور تعیناتی میں مدنظر رکھے گئے معیار کی تفصیل دی جائے۔

○ وزیر صحت۔ موجودہ دور حکومت میں بولان میڈیکل کالج کوئٹہ میں (۸) اسسٹنٹ پروفیسوں اور

ایک سینئر رجسٹرار کو وزیراعلیٰ کے احکامات کے تحت بھرتی کیا گیا ہے۔ اس سے ضلع وار پوسٹوں کی تخصیص اثر انداز نہیں ہوئی کیونکہ ڈاکٹران کی موجودہ پوسٹوں کو Convert اور Redeignate کر کے تقرر کئے گئے ہیں۔

☆ ۲۱۳: **ڈاکٹر عبدالمالک۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

موجودہ دور حکومت میں کل کتنی مالیت کی دوائیاں خریدی گئی ہیں نیز ان کی کمپنی اور تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

○ **وزیر صحت۔** سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں کل بجٹ ۹,۶۰,۰۰,۰۰۰ روپے ہے۔

اور اب تک تقریباً ۸,۵۲,۰۰۰۰۰ روپے کی ادویات خریدی گئیں ہیں۔

جن کمپنیوں اور ان کے نمائندوں سے ادویات بذریعہ ٹینڈرز خریدی گئی ہیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ایم۔ ایس افضل فارمیسی کراچی

۲۔ ایم۔ ایس علی گوہر اینڈ کمپنی لمیٹڈ کراچی

۳۔ ایم۔ ایس۔ آر۔ کے کیمیکل کمپنی کراچی

۴۔ ایم۔ ایس سنزا ایمکس پرائیویٹ لمیٹڈ کراچی

۵۔ ایم۔ ایس اکبر برادرز لاہور

۶۔ ایم۔ ایس شوکت' اے ستار اینڈ کمپنی کراچی

۷۔ ایم۔ ایس انٹرپرائزر لمیٹڈ کراچی

۸۔ سیاجیجی پاک لمیٹڈ کراچی

۹۔ ایم۔ ایس سلیمان ٹریڈرز کوئٹہ

۱۰۔ ایم۔ ایس یونیورسل ٹریڈرز کوئٹہ

۱۱۔ ایم۔ ایس سمیتھ اینڈ نیفوپاک لمیٹڈ کراچی

۱۲۔ ایم۔ ایس پارکی طاویس اینڈ کمپنی لمیٹڈ کراچی

۱۳۔ ایم۔ ایس۔ اے۔ ڈی) مارکر پرائیویٹ لمیٹڈ کوئٹہ

۱۴۔ ام۔ ایس سپر سینگ پروڈکٹس پاک لمیٹڈ کراچی

۱۵- ایم۔ ایس ڈرگز فارما کارپوریشن لاہور
۱۶- ایم۔ ایس آرگانن پاک لیمٹڈ کراچی
۱۷- ایم۔ ایس رہون پولینس پاک لیمٹڈ کراچی
۱۸- ایم۔ ایس گلیکسو لیبارٹریز پاک لیمٹڈ کراچی
۱۹- ایم۔ ایس وحید لیبارٹریز لیمٹڈ کراچی
۲۰- ایم۔ اس آباٹ لیبارٹریز لیمٹڈ کراچی
۲۱- ایم۔ ایس آئی سی آئی پاک لیمٹڈ کراچی
۲۲- ایم۔ ایس بھٹائی کارپوریشن کوئٹہ
۲۳- ایم۔ ایس لیسکو ٹریڈنگ کارپوریشن کوئٹہ
۲۴- ایم۔ ایس نبی قاسم لیمٹڈ کراچی
۲۵- ایم۔ ایس ویلکم پاک لیمٹڈ کراچی
۲۶- ایم۔ ایس فائسنز لیبارٹریز لیمٹڈ راولپنڈی
۲۷- ایس۔ ایس فیروز سنز لیبارٹریز لیمٹڈ راولپنڈی
۲۸- ایم۔ ایس فضل ٹریڈرز کوئٹہ
۲۹- ایم۔ ایس بوٹس کمپنی لیمٹڈ کراچی
۳۰- ایم۔ ایس ریکا انٹرپرائزز کراچی
۳۱- ایم۔ ایس لاثانی پاک لیمٹڈ سکھر
۳۲- ایم۔ ایس کوئٹہ میڈیکل اسٹورز کوئٹہ
۳۳- ایم۔ ایس مولر اینڈ فپس پاک لیمٹڈ کراچی
۳۴- ایم۔ ایس سنی ٹریڈرز کوئٹہ
۳۵- ایم۔ ایس فاروقی سائنٹیفک ٹریڈرز کوئٹہ
۳۶- ایم۔ ایس لطیف میڈیکل اسٹور کوئٹہ

۳۷۔ ایم۔ ایس میڈی پاک لمیٹڈ لاہور

۳۸۔ ایم ایس ہیم پاک لمیٹڈ کراچی

۳۹۔ ایم۔ ایس مصطفیٰ کارپوریشن کوئٹہ

۴۰۔ ایم۔ ایس ہو چسٹ فارما لمیٹڈ کراچی

۴۱۔ ایم۔ ایس پریمیرا ایجنسز کراچی

۴۲۔ ایم۔ ایس شاہ ٹریڈرز کوئٹہ

۴۳۔ ایم۔ ایس فارماسلو انٹرنیشنل لاہور

۴۴۔ ایم۔ ایس امیلیکس پلس پرائیوٹ لمیٹڈ کراچی

۴۵۔ ایم۔ ایس ریمنگٹن فارما لاہور

۴۶۔ ایم۔ ایس ڈبلیو ای پاک لمیٹڈ حب

۴۷۔ ایم۔ ایس ہسپتال سپلائی کارپوریشن کراچی

۴۸۔ ایم۔ ایس محمدی ٹریڈرز کوئٹہ

☆ ۲۲۷ **سردار فتح علی خان عمرانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) میرواہ رورل ہیلتھ سنٹر میں تعینات اسٹاف کس قدر ہے اور ان کے نام کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۹۱ء کو میرے ذاتی معاملہ کے دوران مذکورہ سنٹر میں محمد عظیم چپڑاسی' غلام علی ویکسیٹر' محمد پریل چوکیدار' عبدالنبی چوکیدار' جلال الدین مالی۔ حوت خان نرسنگ اردلی بختیار احمد ویکسینیٹر' نہال ذ یکسینیٹر' بشیر احمد ویکسینیٹر اور آرچر خان نرسنگ اردلی کے علاوہ باقی تمام اسٹاف غیر حاضر تھا اور یہ اسٹاف ہر وقت غیر حاضر رہتا ہے صرف تنخواہ وصول کرنے آتے ہیں؟

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے نیز کیا متعلقہ محکمہ ان کے خلاف کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

○ **وزیر صحت**

(الف) میرواہ رورل ہیلتھ سنٹر میں تعینات اسٹاف ۱۹ ہے۔

جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

عہدہ	نام	نمبر شمار
کمپوڈر	شاہ محمد	۱۔
لیبارٹری اسسٹنٹ	چاکر خان عمرانی	۲۔
ایکسرے اسسٹنٹ	نور محمد	۳۔
او۔ ٹی۔ اسسٹنٹ	عبدالکریم بگٹی	۴۔
نرسنگ اردلی	امیر خان عمرانی	۵۔
نرسنگ اردلی	عبدالغفار	۶۔
وارڈ بوائے	امام بخش	۷۔
دائی	مسماۃ حنیفہ بی بی	۸۔
سنٹری ورک	محمد عظیم	۹۔
مالی	جلال خان	۱۰۔
چوکیدار	محمد پریل عمرانی	۱۱۔
ڈرائیور	محمد ایوب جھکری	۱۲۔
کک	عبدالرشید	۱۳۔
سنٹری پڑول	محمد اکبر	۱۴۔
جرنیٹر ڈرائیور (حال منسلک ڈی ایچ او دفتر)	غلام سرور شاہ	۱۵۔
میڈیکل ٹیکنیشن۔ پبلک ہیلتھ یونٹ لگاڑی (منسلک رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ	فضل محمد کھوسہ	۱۶۔
نرسنگ اردلی	عمرانی	۱۷۔
دائی	مسماۃ بچل	۱۸۔
چوکیدار	عبدالنبی	۱۹۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ہر مہینے فضل محمد میڈیکل ٹیکنیشن' انچارج رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ سے حاضری رپورٹ لی جاتی ہے اور اس کی روشنی میں تنخواہ برآمد کرکے میرواہ بھجواتے ہیں انچارج میرواہ نے صرف غلام سرور شاہ جرنٹر ڈرائیور کی غیر حاضری رپورٹ کی تھی اور اس کی تنخواہ ماہ مارچ' اپریل مئی کی بند کی گئی تھی۔ لیکن صدیق بگٹی ضلعی ناظم صحت (جعفر آباد) حال عارضی چارج ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز نصیر آباد ڈویژن بمقام ڈیرہ مراد جمالی کے تحریری حکم کے تحت تنخواہ غلام سرور شاہ کو ادا کردی گئی ہے۔ جن کو احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ تنخواہ واپس سرکاری خزانہ میں جمع کرائی جائے۔ جس کی ادائیگی کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ انکوائری کے بعد ہوگا۔ اس سلسلے میں تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

(ج) مذکورہ ڈرائیور غلام سرور شاہ کے بارے میں انکوائری شروع کر دی گئی ہے۔

○ ☆ ۲۲۸ **سردار فتح علی خان عمرانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) میرواہ رورل ہیلتھ سینٹر کے لئے دوائی کا سالانہ کوٹہ کس قدر مقرر ہے نیز کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سینٹر کو مقررہ کوٹہ کے مطابق دوائیاں نہیں دی جارہی ہیں اور یہ دوائیاں اسٹور کیپر اور ڈی۔ ایچ۔ او ڈیرہ مراد جمالی کی ملی بھگت سے فروخت ہورہی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ محکمہ اس سلسلہ میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتا ہے تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر صحت۔**(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ رواں مالی سال ۱۹۹۰ء۔۱۹۹۱ء میں رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ کی ادویات کے لئے بجٹ مبلغ -/۹۱،۰۰۰ روپے دیئے گئے تھے۔ جس میں سے ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء تک مبلغ -/۸۱،۰۰۰ روپے کی ادویات دی گئی ہیں۔ جبکہ میرواہ کی او پی ڈی صرف ۱۰ اور ۱۵ مریضوں پر مشتمل ہے۔ دوائیاں فروخت ہونے کا الزام درست نہیں ہے۔

(ب) نوٹ : اگر ادویات فروخت ہونے کے ٹھوس شواہد موجود ہو تو قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ چونکہ گورنمنٹ سے ملنے والی ادویات پر حکومت بلوچستان کی مہر لگی ہوتی ہے جو ناقابل فروخت ہے۔

☆ ۲۲۹ **سردار فتح علی خان عمرانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) میرواہ ہیلتھ سینٹر کی ایمبولینس کی مرمت کے لئے سالانہ کس قدر رقم دی جاتی ہے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ایمبولینس صرف ٹائیر اور بیٹری کی ضرورت کی وجہ سے ناکارہ کھڑی ہے اور مرمت کی رقم ڈی۔ ایچ۔ او ذیرہ اپنی جیب میں ڈال رہا ہے۔
(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے۔ نیز کیا حکومت اس ضمن میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

○ وزیر صحت۔

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ ایمبولینس کی مرمت کے لئے کوئی مخصوص رقم نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ ڈی ایچ او اپنی سالانہ ضرورت کے مطابق پورے ضلع کے گاڑیوں کی مرمت کے لئے رقم طلب کرتا ہے جو گورنمنٹ کو بھیج دی جاتی ہے پھر جس مناسبت سے گورنمنٹ رقم مہیا کرتی ہے۔ اسی مناسبت سے تمام ضلعی ناظم صحت کو مہیا کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ڈی' ایچ' او اپنی ضرورت کو مدنظر رکھ کر خرچ کرتا ہے۔
(ب) میرواہ کی ایمبولینس میں ڈرائیور کی تحریری رپورٹ کے مطابق بیٹری۔ ٹائر کے علاوہ اور کافی نقائص ہیں جن کے لئے ٹینڈر طلب کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے مرمت کے لئے بجٹ میں کوئی رقم مخصوص نہیں کی تھی۔ اس لئے یہ غلط ہے کہ ڈی ایچ او مرمت کی رقم جیب میں ڈال رہا ہے۔
(ج) درست نہیں ہے۔

☆ ۲۳۰ **سردار فتح علی خان عمرانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنریٹر ڈرائیور میرواہ ہیلتھ سنٹر ہر وقت غیر حاضر ہونے کے باوجود گھر بیٹھے مفت کی تنخواہ حاصل کرتا ہے؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ تفصیل دی جائے؟

○ وزیر صحت۔

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ متعلقہ ڈی ایچ او نے فروری ۱۹۹۱ء کو بحیثیت ڈی ایچ او چارج سنبھالا ہے اور جب اس کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ غلام سرور شاہ جنریٹر ڈرائیور میرواہ غیر حاضر رہتا ہے۔ تو اس کی جواب

طلبی کی گئی۔ تنخواہ بند کی گئی۔ البتہ ڈی ایچ او جعفر آباد جو عارضی طور پر ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز نصیر آباد ڈویژن بمقام ڈیرہ مراد جمالی کام کر رہے ہیں نے اس کو تین ماہ کی تنخواہ ادا کردی ہے۔ اس سلسلے میں تحقیقات اور مزید کارروائی کی جارہی ہے۔

(ب) وضاحت اوپر کردی گئی ہے۔

☆ ۲۳۱ **سردار فتح علی خان عمرانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

گذشتہ سال رورل ہیلتھ سنٹر میرواہ کی مرمت پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر صحت۔** اس ضمن میں تحریر ہے کہ گذشتہ سال رورل ہیلتھ سینٹر میرواہ کی مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی اور نہ ہی اس سال فنڈ کی قلت کی وجہ سے مرمت کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔

(حصہ دوئم)

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں موخر شدہ نشانزدہ

سوالات اور ان کے جوابات

☆ ۳۱۹ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم۔ ایس۔ ڈی (M.S.D) سے بلوچستان کے تمام مراکز صحت اور ہسپتالوں کو دوائیاں مہیا کی جاتی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ دوائیاں آبادی کے تناسب سے کتنی مقدار میں دی جاتی ہیں جبکہ دی جانے والی دوائیاں بلوچستان کے مختلف ہسپتالوں اور دیگر مراکز صحت اول تو ہوتی ہی نہیں اگر ہوتی بھی ہیں تو بہت کم مقدار ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو سول کوئٹہ سے سال ۱۹۹۰ء تا ۳۱/ مئی ۱۹۹۱ء تک کل کس قدر دوائیاں ہسپتال میں دستیاب نہ ہونے کی بناء پر کون کون سے میڈیکل اسٹور سے بذریعہ (L.P) ایلپی خریدی گئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

○ وزیر صحت۔

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ میڈیکل اسٹور ڈپو کوئٹہ بلوچستان کے تمام ہسپتالوں۔ مراکز صحت کو ضلعی ناظمان صحت / میڈیکل سپرٹینڈنٹس کے ذریعے ادویات سپلائی کی جاتی ہیں ۔

(ب) گورنمنٹ میڈیکل اسٹور ڈپو کوئٹہ سے متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹس اور ضلعی ناظمان صحت کو ان کے فنڈز کو مدنظر رکھتے ہوئے ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) سنڈیمن سول صوبائی ہسپتال کوئٹہ کے لئے جولائی ۱۹۹۰ء تا اپریل ۱۹۹۱ء ادویات کے لئے مخصوص بجٹ کا ۲۰٪ اور مئی ۱۹۹۱ء کے لئے ۲۵٪ لوکل پرچیز (L.P) برائے ادویات خریدنے کی اجازت تھی اور اس طرح جنوری ۱۹۹۰ء سے ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء تک -/۷۵,۸۲,۷۹۰ روپے (پچھتر لاکھ بیاسی ہزار سات سو نوے روپے) کی ادویات صرف ہسپتال میں داخل شدہ ضرورت مند مریضوں کے لئے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قوانین اور طریقہ کار کے تحت اخبارات میں ٹینڈر دے کر اور حکومت کی منظوری سے کوئٹہ میڈیکل اسٹور جناح روڈ کوئٹہ سے خریدی گئی۔

☆ ۳۴۵ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۹۱-۱۹۹۰ء اور ۹۲-۱۹۹۱ء کے دوران صوبہ کے ہر ضلع کو دوائیوں کا کس قدر کوٹہ دیا گیا ہے تفصیل دی جائے؟

(جواب موصول نہیں ہوا)

☆ ۳۴۷ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہاؤس جاب مکمل کرنے کے بعد کوئٹہ سے باہر دیگر اضلاع میں پوسٹنگ ہونے کے باوجود اکثر لیڈی ڈاکٹرز وہاں جانے کے لئے تیار نہیں ہوتی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل سے وضاحت کی جائے؟

○ وزیر صحت۔ یہ کسی حد تک درست ہے کہ لیڈی ڈاکٹرز کوئٹہ کے ہسپتالوں میں پوسٹنگ کے لئے ترجیح دیتی ہیں۔ اس کی وجوہات دیہی ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں میں رہائشی سہولتوں کا فقدان اور سماجی و معاشرتی

وجوہات ہیں لیکن اس کے باوجود حکومت صوبہ کے عوام کو علاج و معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے لیڈی ڈاکٹرز کو ان کی پہلی تعیناتی پر کوئٹہ سے باہر پوسٹنگ کرتی ہے اس وقت کوئٹہ سے باہر بہت سے ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹروں میں لیڈی ڈاکٹرز کام کر رہی ہیں۔ حکومت دیہی ہسپتالوں اور ہیلتھ سینٹروں میں لیڈی ڈاکٹرز کے لئے رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کوشاں ہیں مزید براں بجٹ میں مالی مراعت کا اعلان کیا گیا ہے کہ جو لیڈی ڈاکٹرز دیہاتوں کے ہسپتالوں میں کام کریں گے انہیں اچھی خاصی رقم میں مخصوص الاؤنس دیا جائے گا۔ اس اعلان میں یقیناً لیڈی ڈاکٹرز کوئٹہ سے باہر ہسپتالوں میں کام کرنے پر راغب ہوں گی۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال ۳۶۹۔ میر ظہور احمد کھوسہ صاحب کا ہے۔ میر صاحب بھی نہیں ہیں۔ اگلا سوال عبدالحمید خان اچکزئی صاحب کا ہے۔ جس کا نمبر ۴۰۰ خان صاحب اپنا سوال نمبر بولیں۔

☆ ۳۶۹ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۹۰-۱۹۸۹ء سے اب تک ایم۔ پی۔ اے اسکیم کے تحت مکمل شدہ بنیادی مراکز صحت اور سول ڈسپنسریوں کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ مراکز صحت اور سول ڈسپنسریوں میں کون کون سا عملہ تعینات کیا گیا ہے۔ نیز ان بنیادی مراکز صحت اور ڈسپنسریوں میں درجہ چہارم کے ملازمین کی کس قدر آسامیاں ہیں اور ان پر تقرریاں کن کن کی سفارشات پر کی گئی ہیں تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر صحت۔(الف۔ب)**

سال ۹۰-۱۹۸۹ء سے اب تک ایم پی اے اسکیم کے تحت ۵۴ بنیادی مراکز صحت اور ۶۴ سول ڈسپنسریاں مکمل ہو چکی ہیں مذکورہ مراکز صحت اور سول ڈسپنسریوں کی ضلع وار تفصیل ان میں منظور شدہ عملہ تعینات عملہ درجہ چہارم کی ملازمین کی آسامیاں اور ان پر تقرریاں جن کی سفارشات پر ہوئیں مکمل تفصیلات ذیل فہرست ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

سال ۹۰-۱۹۸۹ء سے اب تک ممبر صوبائی اسمبلی کے فنڈز کے تحت تکمیل پانے والے بنیادی مراکز صحت اور ان میں مہیا کئے جانے والے عملہ کی فہرست۔

نمبر شمار	بنیادی مرکز صحت کا نام	ضلع	منظور شدہ عملہ	کارکن عملہ	جن کی سفارشات پر درجہ چہارم کے عملہ کی تعیناتی عمل میں لائی گئی
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۔	گوٹھ جیا خان کھوسو	جعفر آباد	۱۔ میڈیکل آفیسر ۲۔ میل میڈیکل ٹیکنیشن ۳۔ فیمیل میڈیکل ٹیکنیشن ۴۔ دائی ۴۔ نرسنگ اردلی ۵۔ نرسنگ اردلی ۶۔ چوکیدار ۷۔ خاکروب	۱۔ دائی ۲۔ چوکیدار ۳۔ خاکروب	ممبر صوبائی اسمبلی
۲۔	جندا تالاب	ایضاً	ایضاً	۱۔ نرسنگ اردلی، دائی چوکیداری، خاکروب	ایضاً
۳۔	ابراہیم گجانی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	سابقہ وزیر اعلیٰ
۴۔	نور پور	ایضاً	ایضاً	نرسنگ اردلی، دائی خاکروب	ایم پی اے
۵۔	بہراونٹ	خاران	ایضاً	کمپاؤنڈر۔ نرسنگ اردلی دائی، چوکیدار، خاکروب	ایم پی اے
۶۔	سیاہوزئی	خاران	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی دائی، چوکیدار، خاکروب	ایم پی اے
۷۔	سلام بیگ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۸-	بشکان	ڈیرہ بگٹی	ایضاً	نرسنگ اردلی، دائی، چوکیدار	ایضاً
۹-	سرمور	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۰-	ملک	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۱-	تیری ہریمنی	کچھی	ایضاً	نرسنگ، اردلی، کمپاؤنڈر دائی، چوکیدار، خاکروب	ایضاً
۱۲-	خیروار	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی دائی، چوکیدار، خاکروب	ایضاً
۱۳-	دھرورے	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی دائی، چوکیدار، خاکروب	ایضاً
۱۴-	نچی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۵-	رالیو میاں خان	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۶-	دیدار	چاغی	ایضاً	میڈیکل آفیسر، کمپاؤنڈر چوکیدار، خاکروب	ایم پی اے
۱۷-	بس لائی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۸-	تورے ذکر زبازئی	ژوب	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی دائی، چوکیدار، خاکروب	معتبرین
۱۹-	سیاکندارپ	قلات	ایضاً	میل ٹیکنیشن، نرسنگ اردلی دائی۔ خاکروب	ایم پی اے
۲۰-	آشکار مزرودیلی	ایضاً	ایضاً	میل ٹیکنیشن، فیمیل ٹیکنیشن نرسنگ اردلی، چوکیدار	معتبرین
۲۱-	غلام پارنز	ایضاً	ایضاً	میڈیکل آفیسر، میل ٹیکنیشن فیمیل ٹیکنیشن، دائی، چوکیدار	ایضاً

				زسنگ اردلی	
۲۲-	سرو غزگئی	کوئٹہ	ایضاً	میڈیکل آفیسر، میل میڈیکل ٹیکنیشن فیمیل میڈیکل ٹیکنیشن دائی چوکیدار، خاکروب	معتبرین
۲۳-	وارڈشی	خضدار	ایضاً	کمپاؤنڈر، زسنگ اردلی، ایم پی اے دائی، خاکروب، چوکیدار	
۲۴-	کوراجنک	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵-	پارکو	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، زسنگ اردلی چوکیدار، خاکروب	ایضاً
۲۶-	شنالیز	لورالائی	ایضاً	میل میڈیکل ٹیکنیشن فیمیل میڈیکل ٹیکنیشن، زسنگ اردلی خاکروب	معتبرین
۲۷-	سند	لسبیلہ	ایضاً	زسنگ اردلی، چوکیدار خاکروب	ایضاً
۲۸-	علی شیخان	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، زسنگ اردلی دائی، چوکیدار	ایم پی اے
۲۹-	خازو غارہ (یاسین زئی)	ایضاً	ایضاً	خالی	ایضاً
۳۰-	جنۃ ناگ	خاران	ایضاً	کمپاؤنڈر، زسنگ اردلی دائی، چوکیدار، خاکروب	ایضاً
۳۱-	بلی کلا گان	ایضاً	ایضاً	خالی	ایضاً
۳۲-	سرونہ	خضدار	ایضاً	کمپاؤنڈر، زسنگ اردلی	ایضاً

				دائی، چوکیدار، خاکروب	
۳۳-	گونی	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی دائی، چوکیدار	ایم پی اے
۳۴-	گروک	ایضاً	ایضاً	میڈیکل ٹیکنیشن، نرسنگ اردلی دائی، چوکیدار، خاکروب	معتبرین
۳۵-	بلی	کوئٹہ	ایضاً	میڈیکل آفیسر نرسنگ اردلی ایل- ایچ- وی، چوکیدار، خاکروب	ایضاً
۳۶-	شادیزئی	ایضاً	ایضاً	میڈیکل ٹیکنیشن، لیبل ٹیکنیشن	ایضاً
۳۷-	ہائی کوٹ	لورالائی	ایضاً	نرسنگ اردلی، چوکیدار خاکروب	ایضاً
۳۸-	آب گم	کچھی	ایضاً	میڈیکل آفیسر، نرسنگ اردلی چوکیدار، خاکروب، دائی	ایم پی اے

سال ۹۰-۱۹۸۹ء سحرات تک ممبر صوبائی اسمبلی فنڈز سے تکمیل پانے والی ڈسپنسریوں اور ان میں متعین عملہ کی فہرست

نمبر شمار	نام سول ڈسپنسری	ضلع	منظور شدہ عملہ	کارکن عملہ	جن کی سفارشات پر درجہ چہارم عملہ کی تعیناتی عمل میں لائی گئی
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)
۱-	رند علی	کچھی	۱- کمپاؤنڈر- I ۲- دائی - I ۳- نرسنگ اردلی - I	کمپاؤنڈر- نرسنگ اردلی- خاکروب دائی	ممبر قومی اسمبلی

			۴- خاکروب	میڈیکل آفیسر- کمپاؤنڈر	ایضاً
۲-	نوشہرو	ایضاً	ایضاً	نرسنگ اردلی- دائی خاکروب	ایضاً
۳-	اری	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ، اردلی خاکروب دائی	ایضاً
۴-	ہلت دلی	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی خاکروب، دائی	ایضاً
۵-	چوہدری غلام حسین	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ، اردلی دائی، خاکروب	ایضاً
۶-	چاکر مری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایم پی اے
۷-	حدکری	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸-	کچھ الواہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹-	چکی	ایضاً	ایضاً	میڈیکل آفیسر، نرسنگ اردلی، دائی، خاکروب	ایم پی اے
۱۰-	گوٹھ محمد عظیم	جعفر آباد	ایضاً	نرسنگ، اردلی دائی خاکروب	سابقہ وزیراعلیٰ
۱۱-	گوٹھ جاوید کھوسو	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایم پی اے
۱۲-	گوٹھ ذوالفقار آباد	ایضاً	ایضاً	ایضاً	سابقہ وزیراعلیٰ
۱۳-	توبہ گدر	قلات	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی، خاکروب- دائی	منسٹر ہیلتھ
۱۴-	گدازئی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	وزیر صحت
۱۵-	آرچینو	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۱۶-	جوری گدر	ایضاً	ایضاً	نرسنگ اردلی- خاکروب	ایضاً
۱۷-	علی آباد (شانہ)	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۸-	صداوزئی	قلات	ایضاً	نرسنگ اردلی	وزیر صحت
۱۹-	چہرہ کمبولا	ایضاً	ایضاً	نرسنگ' اردلی' خاکروب	ایضاً
۲۰-	پتاگوں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۱-	چال باغوں	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۲-	گیزاگان	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳-	پٹ کن (مشکیل)	خاران	ایضاً	کمپاؤنڈر' نرسنگ' اردلی وائی- خاکروب	کونسلر
۲۴-	سراجو	خضدار	ایضاً	کمپاؤنڈر' نرسنگ' اردلی وائی	ایم پی اے
۲۵-	کالک	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۶-	RD-40 گمسی شاخ	تمبو	ایضاً	کمپاؤنڈر' نرسنگ' اردلی خاکروب	معتبرین
۲۷-	RD-75 گوٹھ سول بخش	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۸-	سید کوٹ	ڈیرہ بگٹی	ایضاً	نرسنگ اردلی	ایم پی اے
۲۹-	قندیلی	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر- نرسنگ اردلی وائی -خاکروب	ایضاً
۳۰-	سوری دربار	ڈیرہ بگٹی	ایضاً	کمپاؤنڈر' نرسنگ اردلی	ایم پی اے
۳۱-	دشت گوران	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر' نرسنگ وائی- خاکروب	ایضاً
۳۲-	گو	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر' نرسنگ' اردلی	ایضاً

				دائی۔ خاکروب	
۳۳۔	سندل	ایضاً	ایضاً	کمپاؤنڈر	ایضاً
۳۴۔	ہم شاہی (تلی)	ڈیرہ بگٹی	ایضاً	کمپاؤنڈر نرسنگ اردلی۔ دائی۔ خاکروب	ایضاً
۳۵۔	جھبدر	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۶۔	ہرو (تل)	سبی	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی خاکروب	وزیر صحت
۳۷۔	بدل کاریز	چاغی	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی دائی۔ خاکروب	ایم پی اے
۳۸۔	سمل	کوئٹہ	ایضاً	ڈسپنسر نرسنگ اردلی دائی۔ چوکیدار خاکروب	معترین
۳۹۔	کلی مریند	پشین	۱۔ میڈیکل آفیسر-I ۲۔ کمپاؤنڈر-I معترین ۳۔ دائی-I اردلی خاکروب ۴۔ نرسنگ اردلی I ۵۔ خاکروب		
۴۰۔	گوٹھ احمد شہید	تمبو	ایضاً	کمپاؤنڈر نرسنگ اردلی دائی خاکروب	ایضاً

سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران مندرجہ ذیل ڈسپنسریاں بھی ایم پی اے فنڈز کے تحت تکمیل پائیں۔ جن میں صرف ایک کمپاؤنڈر اور ایک نرسنگ اردلی کی منظوری ہوئی ہے

نمبر شمار	نام سول ڈسپنسری	ضلع	منظور شدہ عملہ	کارکن عملہ	جن کی سفارشات پر درجہ چہارم عملہ کی تعیناتی عمل میں لائی گئی
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)	(۵)	(۶)
۱-	طورہ شاہ	پشین	۱- کمپاؤنڈر	خالی	
			۲- نرسنگ اردلی I		
			۳- ایضاً		
۲	ماہی وال	لورالائی	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی	معتبرین
۳-	درگی وتھ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴-	زرہ نالا	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵-	شانہ کشتہ	قلعہ سیف اللہ	ایضاً	خالی	خالی
۶-	مشوال (حمزہ زئی)	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷-	نواں تبوزئی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸-	تبلی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹	[illegible]زئی	ژوب	ایضاً	کمپاؤنڈر، نرسنگ اردلی	معتبرین
۱۰-	گوٹھ عبدالرؤف کھوسہ		جعفر آباد	ایضاً	نرسنگ اردلی وزیراعلیٰ
۱۱	گوٹھ ایم ابراہیم [illegible]	نصیرآباد	ایضاً	ایضاً	چیف اینڈ ہیلتھ منسٹر
۱۲-	پیارا خان گوٹھ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	چیف اینڈ ہیلتھ منسٹر
۱۳-	گوٹھ نور محمد جروار	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایم پی اے
۱۴-	غازی (بالا ناڑی)	کچھی	ایضاً	کمپاؤنڈر، دائی	وزیراعلیٰ و وزیر صحت
۱۵-	آہوگو ([illegible])	خاران	ایضاً	نرسنگ اردلی	ایم این اے (رکن قومی اسمبلی)

۱۶-	موسی گدر	قلات	ایضاً"	نرسنگ اردلی	کونسلر
۱۷-	جا جیکا	قلات	ایضاً"	کمپاؤنڈر' نرسنگ اردلی	ایضاً"
۱۸-	ہارونی (نال)	خضدار	ایضاً"	ایضاً"	ایم پی اے
۱۹-	گریشاہ (نال)	ایضاً"	ایضاً"	ایضاً"	ایضاً"
۲۰-	لوٹ	تربت	ایضاً"	خالی	
۲۱-	پیری کان	ایضاً"	ایضاً"	ایضاً"	
۲۲-	پی ممن	ایضاً"	ایضاً"	ایضاً"	
۲۳-	پوتھان	گوادر	ایضاً"	کمپاؤنڈر نرسنگ	ایم پی اے
۲۴-	تنک (سید آباد)	ایضاً"	ایضاً"	ایضاً"	ایضاً"

☆ ۴۰۰ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سبی کے علاوہ سانگان ہاروزئی کے تقریباً چھ سو (۶۰۰) گھرانوں کے لئے حفظان صحت کا کوئی خاطر خواہ بندوبست نہیں ہے؟

(ب) کیا محکمہ صحت کے کسی مجاز افسر نے کبھی اس علاقے کا دورہ کیا ہے اگر ہاں' تو کس افسر نے اور کب' اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اتنی بڑی آبادی کے حفظان صحت کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو وہ اقدامات کیا ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

○ **میر محمد اسلم بزنجو** (وزیر محنت)۔

(الف) ضلع سبی کے علاقہ سانگان میں ایک ڈسپنسری موجود ہے اور اس میں فی الحال ایک نرسنگ اردلی اور ایک وائی کام کر رہی ہے اور اس میں فی الحال میں ایک کمپونڈر کے تعیناتی کے احکامات جاری کئے گئے ہیں تاحال اس نے حاضری رپورٹ نہیں کی ہے مزید براں مذکورہ ڈسپنسری کو دوسرے ڈسپنسریوں کی طرح سالانہ کوٹہ کے حساب سے یعنی پندرہ سے بیس ہزار تک ادویات ہر سال فراہم کی جاتی ہیں۔

(ب) جہاں تک مجاز آفیسر کے دورے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں تحریر ہے کہ مذکورہ علاقہ ڈسٹرب/ غیر محفوظ ہے اور کوئی روڈ کا انتظام نہیں ہے ڈسپنسری معمول کے مطابق چل رہی ہے ابھی تک مذکورہ علاقے سے کسی قسم کی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ج) وضاحت جزو الف میں کر دی گئی ہے۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔**

(وزیر محنت)۔ جناب اسپیکر۔ ایک بات میں یہاں عرض کروں جیسا کہ جواب میں لکھا ہے کہ یہ علاقہ غیر محفوظ ہے میں خود اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں میں نے اپنے محکمہ کو ہدایت دی ہے کہ کم از کم میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں تو میں معزز رکن سے گذارش کروں گا آپ کے توسط سے اسپیکر صاحب۔ (مداخلت) ظاہر ہے کہ معزز رکن بھی مطمئن نہیں ہوں گے۔

○ **مسٹر عبدالحمید اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ یہ سانگان کا علاقہ god for saken علاقہ ہے یہاں پر نہ روڈز ہیں نہ ہسپتال ہے۔ حالانکہ چھ سات سو گھروں پر مشتمل یہ علاقہ ہے یہاں کے لوگوں بالکل مفلوک الحال ہیں اور کسمپرسی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ میری تو کوشش ہے کہ آئندہ اجلاس میں اس علاقہ سے متعلق ایک مکمل قرارداد ایوان میں لاؤں تا کہ وہاں بنیادی سہولیات بہم پہنچانے پر توجہ دی جائے۔ ایک سوال ہوگیا وہاں کی طرف کسی بھی محکمہ نے توجہ نہیں دی۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس وقت خان صاحب آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** یہاں وہ خود تسلیم کر رہے ہیں میرا سوال یہ ہے کہ سانگان کے لئے نہ ہرنائی کی طرف سے اور نہ ہی سبی کی طرف سے روڈ ہے لہٰذا میں گورنمنٹ سے درخواست کروں گا کہ اس علاقہ کی طرف سب سے پہلے توجہ دی جائے اس علاقہ میں روڈ کا انتظام کرے کیا وزیر موصوف مجھے اس کا یقین دلا سکتے ہیں آیا وہ اس سلسلے میں کوشش کریں گے؟

○ **جناب اسپیکر۔** جی وزیر صاحب۔

○ **وزیر محنت۔** جناب والا۔ جہاں تک روڈ کی بات ہے وزیر مواصلات و تعمیرات ایوان میں موجود نہیں ہیں جو بتا سکیں اس بارے میں تاہم میں معزز رکن کو یقین دلاتا ہوں ہیلتھ کے متعلق جو باتیں انہوں نے کی ہیں اور اگر ان کو کوئی شکایات ہیں تو انہیں دور کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۴۵۹ **میر محمد عاصم کرد۔** (حاجی محمد نوتیزئی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

نومبر ۱۹۹۰ء تا ستمبر ۱۹۹۱ء کے دوران ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کل کس قدر بجٹ ملا ہے اور اس دوران کتنی نئی ڈسپنسریاں پبلک ہیلتھ یونٹ اور بیسک ہیلتھ سنٹر کھولے گئے۔ تحصیل دار تفصیل دی جائے۔ نیز ان پر کل لاگت کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

○ **وزیر محنت۔** نومبر ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران محکمہ صحت کو نئی ڈسپنسریوں اور پبلک ہیلتھ یونٹوں کی تعمیر کے لئے ترقیاتی پروگرام میں کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی تھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال۔

☆ ۴۶۰ **میر محمد عاصم کرد۔** (حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

نومبر ۱۹۹۰ء تا ستمبر ۱۹۹۱ء کے دوران آپ نے کن کن اضلاع کا سرکاری دورہ کیا ہے اور ان دوروں کی تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر صحت۔** نومبر ۱۹۹۰ء سے ستمبر ۱۹۹۱ء تک وزیر صحت کے سرکاری دوروں کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

۲۷/۱۱/۹۰ سے	۲۹/۱۱/۹۰	خضدار، سوراب، مغی قلات

۸/۱۲/۹۰ سے	۱۴/۱۲/۹۰	خضدار ڈسٹرکٹ قلات
۲۰/۱۲/۹۰ سے	۲۳/۱۲/۹۰	خضدار ہیلتھ ٹیکنیشن اسکول کا افتتاح
۲۴/۱۲/۹۰ سے	۳۱/۱۲/۹۰	کراچی، اسلام آباد، لسبیلہ سرکاری میٹنگ
۵/۱/۹۱ سے	۶/۱/۹۱	ضلع خضدار
۲۲/۱/۹۱ سے	۲۴/۱/۹۱	اسلام آباد میں وفاقی وزیر صحت کے ہونے والی میٹنگ میں شمولیت
۲۳/۱/۹۱ سے	۲۸/۱/۹۱	لاہور، اسلام آباد، کراچی لسبیلہ ڈسٹرکٹ میٹنگ سرکاری علاقہ کے لوگوں سے ملاقات
۱۷/۲/۹۱ سے	۲۱/۲/۹۱	اسلام آباد، کراچی، لسبیلہ ڈسٹرکٹ خضدار میں ڈویژنل آفیسران کے ساتھ میٹنگ
۳۰/۳/۹۱ سے	۳۱/۳/۹۱	کراچی، حب
۳/۴/۹۱		لاہور
۲۹/۴/۹۱		کراچی لسبیلہ
۲۰/۶/۹۱ سے	۲۲/۶/۹۱	خضدار، مغلی ترقیاتی اسکیموں کے بارے میں میٹنگ
۲۶/۷/۹۱ تا	۳۰/۷/۹۱	اسلام آباد لسبیلہ وفاقی وزیر صحت وفاقی وزیر مواصلات کے ساتھ میٹنگ
۲۹/۷/۹۱ سے	۳۱/۸/۹۱	کراچی، خضدار، قلات، اسلام آباد
۲۹/۸/۹۱ سے	۳۱/۸/۹۱	خضدار، بسلسلہ وزیراعظم کے بلوچستان آمد
۱۸/۹/۹۱ سے	۲۹/۹/۹۱	کراچی، اوتھل، حب، لسبیلہ
۶/۱۰/۹۱ سے	۸/۱۰/۹۱	کراچی

رخصت کی درخواستیں

○ **جناب اسپیکر۔** سیکریٹری سامبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ **محمد حسن شاہ (سیکریٹری اسمبلی)۔** مسٹر سعید احمد ہاشمی صاحب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ وہ آج ذاتی مصروفیت کی بنا پر اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اور کچکول علی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ۱۴ اور ۱۶ نومبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا ان کو رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مسٹر جاسن اشرف نے ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر وہ آج اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی ملک کرم خان نے درخواست (مورخہ ۱۲ نومبر ۹۱) کو دی ہے کہ وہ آج ضروری کام کے باعث اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا ان کو رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ جناب منشی محمد صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر درخواست دی ہے کہ وہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء سے ۱۰ نومبر ۱۹۹۱ء تک اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ لہٰذا انہیں مذکورہ دنوں کی رخصت دی جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ جناب اسپیکر۔ اب سردار محمد طاہر خان لونی اپنی تحریک استحقاق پیش کریں۔

○ سردار محمد طاہر خان لونی۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۹۱ء اسمبلی کے کارروائی کے دوران صوبائی وزیر مولانا عبدالغفور حیدری نے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ کا سکھ سے کیا رشتہ ہے۔ گویا کہ انہوں نے مجھے سکھ کا رشتہ دار کہا ہے جبکہ میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک پختہ ایمان مسلمان ہوں۔ اس بات سے میرا مذہبی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور نہایت نازک ترین مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۹۱ء اسمبلی کے کارروائی کے دوران صوبائی وزیر مولانا عبدالغفور حیدری نے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ کا سکھ سے کیا رشتہ ہے۔ گویا کہ انہوں نے مجھے سکھ کا رشتہ دار کہا ہے جبکہ میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک پختہ ایمان مسلمان ہوں۔ اس بات سے میرا مذہبی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور نہایت نازک ترین مسئلہ پر بحث کی جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ اپنی تحریک کے متعلق کچھ کہیں گے۔

○ سردار محمد طاہر خان لونی۔ جناب پہلے تو میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ آپ اس تحریک کو پہلے کی طرح رد تو نہیں کریں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ اس کے متعلق پہلے سے فرض نہ کریں اور اس کی قابل پذیرائی کے متعلق

بحث کریں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ آپ میری اس تحریک کو دیکھیں اور رحم کریں۔ ہم تو مظلوم ہیں۔ مظلوموں پر رحم کریں۔ آپ یہ دیکھیں کہ ایک مسلمان کو سکھ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جناب والا ایک مولانا صاحب نے سارے ایوان کے سامنے کہا کہ آپ کا سکھ کے ساتھ کیا رشتہ ہے اور انہوں نے مجھے سکھ کا رشتہ دار کہا ہے یہ چیز اگلے دن سب نے سنا ہے اور ابھی ابھی ہال میں ایک مولانا صاحب نے کہا ہے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا اور میں نے نہیں سنا ہے شاید میرے کانوں نے نہ سنا ہو یہ ہو سکتا ہے اتنے لوگ جو بیٹھے ہیں سارے معزز اراکین ہیں مگر انہوں نے بھی اسے سنا ہے آپ کے پاس اس کا کیسٹ موجود ہے اور میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ اسمبلی ہال میں یہ کیسٹ سنا یا جائے تاکہ میں اس کے بعد کچھ اور بول سکوں ایسا نہ ہو کہ میں کچھ اور کہوں میں تو مولانا صاحب کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں مگر انہوں نے جو میرے خلاف کہا ہے اس میں مظلومیت کے خلاف کچھ کہہ سکوں اور اگر کوئی ایسی بات نہیں ہے تو میں اپنی تحریک استحقاق واپس لوں گا ورنہ میں اپنی تحریک استحقاق کو مزید آگے چلاؤں گا اور یہ کیسٹ میں ہے تو میں اس پر بہت کچھ بولوں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا عصمت اللہ۔

○ **مولانا عصمت اللہ** (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ جناب والا معزز رکن کی تحریک کے وقت ہم سب اسمبلی میں موجود تھے ہم سب اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے اول تو مولانا حیدری صاحب نے رشتہ دار کا لفظ کہا نہیں ہے اور اگر بالفرض کہا تو بقول ممبر کے وہ سوال انکاریہ تھا۔ سوال انکاریہ یہ کہ آپ سکھ کے رشتہ دار تو نہیں ہیں یہ سوال انکار ہوتا ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ جس مولانا صاحب کے متعلق تحریک استحقاق ہے وہ بات کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب آپ تشریف رکھیں آپ نے بات مکمل کرلی ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب والا۔ میں نے بات نہیں کی ہے اور بھی کہوں گا۔

○ **مولانا عصمت اللہ** (وزیر منصوبہ بندی)۔ جناب والا۔ یہ سوال نہیں تھا۔ یہ انکاریہ سوال تھا اس میں انکاریہ فقرہ تھا لہٰذا اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جائے یہ تحریک استحقاق نہیں ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری**۔ جناب اسپیکر۔ ایک طرف ماشاء اللہ ہم سب مسلمان ہیں ہمارے ٹریژری بنچوں کے بھائی ہوں یا ہم ہوں ہم نے اس دن یہ سنا ہے۔ میں بڑے عزت و احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس دن فلور آف دی ہاؤس پر مولانا صاحب نے یہ بات کہی ہے اور اس کی ریکارڈنگ آپ کی کیسٹ میں موجود ہے اس کا حوالہ جو طاہر صاحب نے دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ آپ کا سکھ کے ساتھ کیا رشتہ ہے اور جبکہ اللہ کے فضل و کرم سے وہ مسلمان ہیں ایک مذہبی اسکالر اور ایک مذہبی لیڈر کو یہ بات زیب نہیں دیتی ہے اور دوسرے حوالے سے ایک اور مولانا صاحب نے یہ کہا ہے کہ ایسی بات نہیں ہوئی تھی اور اس بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہے جناب اسپیکر۔ میں سب کا احترام کرتا ہوں اور میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ یہ چیز ہم پر امپوز کی جارہی ہے اگر وہ ابھی بات کرتے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پریشر ٹیکٹکس ہیں پریشر سٹیجڈیز ہیں۔

○ **جناب اسپیکر**۔ آپ اپنے موضوع سے متعلق بات کریں آپ موضوع سے ہٹ کر باتیں کر رہے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری**۔ جناب والا۔ یہ بات اس موضوع ہی سے متعلق ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی سکھ سے کیا رشتہ داری ہے انہوں نے رشتہ داری سے متعلق بات کی ہے ہم سب مسلمان ہیں ہم نے یہ بات سنی ہے اور ہم سب اس دن بیٹھے ہوئے تھے۔

○ **حاجی محمد شاہ مردان زئی** (وزیر سماجی بہبود)۔ جناب اسپیکر۔ اس دن جو قرارداد پر بحث ہورہی تھی اس نے یہ کہا ہوگا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے اگر کوئی کسی کو کسی حوالے سے کہہ دے کہ آپ اس کا دفاع کیوں کر رہے ہیں؟ خدا نخواستہ رشتہ دار نہیں ہوگیا ہے اور اس سے معزز ممبر صاحب کیوں ناراض ہو رہے ہیں بات ہورہی تھی مولانا صاحب نے کہہ دیا ہے کہ آپ تو اس کے رشتہ دار تو نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس سے استحقاق مجروح ہوا ہے رشتہ دار کا اردو زبان میں اور معنی ہے پشتو میں اور ہے وہ کیوں ان کا دفاع کر رہے ہیں۔ سردار صاحب کا اس سے کیا تعلق ہے وہ ان کا کیوں دفاع کر رہے ہیں اس وقت تو اقلیتی

ممبر کی بات ہو رہی تھی ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ میں کہتا ہوں اس سے استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے اس تحریک استحقاق کو رد کیا جائے۔

○ **حاجی علی محمد نوتیزئی۔** جناب اسپیکر۔ جیسا کہ ہمارے رکن حاجی محمد شاہ مردان زئی نے کہا اور ان کے مولوی صاحب کا تو کہنا درست ہے اور ہمارے ممبر صاحب نے جو کہا بھی نہیں ہے ان کو درست کہہ رہے ہیں ان کے کلمات کیسٹ میں موجود ہیں اور ہمیں جو مولوی صاحب نے سکھ کا رشتہ دار کہا ہے آپ ایک مسلمان کو سکھ رشتہ دار کیسے کہہ سکتے ہیں ہمارے ارجن داس صاحب نے کوئی بھی بات نہیں کی ہے اور ہمارے مولانا صاحب نے سردار صاحب کو کہا بھی ہے اور ثابت ہے کیسٹ میں موجود ہے اس کو تو نہیں مان رہے ہیں۔

○ **مولانا عبدالباری (وزیر خوراک)۔** رشتہ دار گرائمر میں کیا ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ یہ تو فارسی کا لفظ ہے۔

○ **حاجی میر علی محمد نوتیزئی۔** رشتہ دار فارسی میں بھی ہے اردو میں بھی ہے آپ اس کی گرائمر کیا تلاش کر رہے ہیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** آپ اس کی ریلونسی (Relevancy) سے متعلق کہیں۔

○ **حاجی میر علی محمد نوتیزئی۔** جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب نے کہا بھی نہیں ہے۔ اس نے اپنی پارٹی میں شامل ہونے کے لئے کہا ہے اور اپنے ساتھ دینے کا کہا ہے کہ قرارداد میں اس کا ساتھ دیں اور اب ہمیں مولانا صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ رشتہ دار گرائمر میں کیا ہے۔ کبھی گرائمر کا لفظ استعمال کر رہے ہیں اور کبھی کوئی لفظ استعمال کر رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا غفور حیدر صاحب۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر۔ میں تو اس پر وضاحت سے بات کروں گا جب کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن اس سلسلے میں دلائل دینے سے قاصر رہا ہے تو پھر

حال وہ اس کی روشنی میں دلائل دیں اگر تحریک استحقاق بنتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی' حمید خان اچکزئی صاحب؟

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب اسپیکر۔ یہ آج ہماری اسمبلی میں عجیب و غریب قسم کی بحث شروع ہوگئی ہے ایک دوسرے پر الزام تراشی اور میرے خیال میں محرک کی طرف سے جب استحقاق پیش کی گئی انہوں نے یہ کہا کہ ان کو خود اپنے کانوں پر اعتبار نہیں ہے کہ اس نے صحیح سنا ہے ممکن ہے کہ غلط سنا ہو' اصل طریقہ یہ ہے کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اگر اس میں واقعی یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو پھر استحقاق حق بجا ہے اور یہ کیسٹ سنا جائے کہ انہوں نے کہا ہے اگر کیسٹ میں یہ الفاظ ہیں تو پھر اس پر بحث کی جاتی ہے اور ان کی طرف سے یہ زور نہیں دیا جارہا ہے کہ واقعی انہوں نے یہ کہا ہے ان کی طرف سے کچھ اور استدلال پیش کیا جارہا ہے تو میرے خیال میں اگر اس کیسٹ کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے اور اس میں یہ کیسٹ سنا جائے کہ واقعی یہ الفاظ کہے گئے ہیں اس کے بعد اس پر بحث کی جاسکتی ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے مگر چونکہ ہمارے ایک مولانا صاحب نے کہا ہے کہ ایسا نہیں ہے اس لئے ہم مولانا صاحب کی قدر کرتے ہیں اور ان کی مانتے ہیں اس لئے پھر میں نے اپنے آپ کو مشکوک کرایا ان دونوں کانوں سے سنا اور ایوان کے معزز اراکین جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اچھا یہ کیسا مسلمان ہے کہ ایک بھی نہیں کہتا حالانکہ سب نے یہ سنا ہے سارے خاموش بیٹھے ہوئے ہیں ایک بھی نہیں بتاتا کہ میں سنا ہے چلو وہ بات نہیں تھی یہ تھا محمد شاہ مراد زئی نے ابھی کہا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مردان زئی صاحب اور لونی صاحب آپ دونوں بیٹھ جائیں جناب آپ لوگ تشریف رکھیں۔ میں اس پر رولنگ دے رہا ہوں جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے کیونکہ یہ مبہم ہے اور محرک صاحب کو صحیح صورت حال کا علم نہیں ہے وہ ٹیپ سن لیں اور اگر وہ مناسب سمجھیں تو پھر تحریک استحقاق پیش کریں۔ سردست اس تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ آپ سے یہی امید تھی ہم اس بات پر واک آؤٹ کرتے ہیں اور انشاء اللہ اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک ہم مسلمان یہ ثابت نہ کریں ہمارا

اسپیکر۔۔۔(مداخلت) بھئی آپ مسلمان ہیں بیٹھو میں تو سکھ ہوں (ہمایوں مری صاحب کے علاوہ جمہوری وطن پارٹی کے دیگر اراکین نے واک آؤٹ کیا)

○ **میر ذوالفقار علی مگسی** (وزیر داخلہ)۔ جناب واک آؤٹ کرنے کی ضرورت ہے ہی نہیں۔۔۔۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی**۔ جناب اسپیکر۔ صاحب کیسٹ سنانے کے لئے اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے ہمایوں خان دیکھیں۔ اس طرح اسپیکر صاحب سے ہم گذارش کرتے ہیں کہ اگر آپ مان جائیں تو اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو اسے سننے کے بعد اپنی رپورٹ دے دے۔

○ **میر ہمایوں خان مری**۔ جناب اسپیکر۔ یہاں پر اس نے اس ایوان میں کہا ہے کہ آپ کا سکھ سے کیا تعلق ہے یا رشتہ ہے یہ کیسٹ یہاں پر پڑا ہوا ہے کیسٹ ریکارڈ میں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ریکارڈ کو یہاں لایا جائے جب کہ یہ بات یہاں پر یہ ہوتا ہے ایک مذہبی سکالر (Sclolar) ایک مسلمان کو کہتا ہے کہ سکھ کی دعوت دیتے ہیں اور دوسری طرف اس ایوان پر اس دن بات ہوئی اور ایک معزز رکن جس کا اقلیت سے تعلق ہے چونکہ اس کا اقلیت سے تعلق ہے وہ اقلیت میں ہے اس لئے اس پر یہ چیز مسلط کیا گیا تھا اس نے یہ الفاظ نہیں کہے تھے اس نے کہا تھا کہ بھئی آپ ہمارے بھائی ہیں آپ ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں اور ہمیں سپورٹ (Support) کریں یہاں پر اس ایوان میں ایک معزز اسکالر ایک مسلمان کو کہتا ہے کہ آپ کا سکھ سے کیا رشتہ داری ہے اور اس کے بعد بڑے ادب سے ساتھ جناب اسپیکر۔ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے جناب اسپیکر۔ کہ آپ پر فرض بنتا ہے کہ بذات خود آپ ہمارے معزز اسپیکر ہیں اور آپ کا اس پارٹی سے بھی تعلق ہے۔

○ **جناب اسپیکر**۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

○ **میر ہمایوں خان مری**۔ اس کے بعد آپ اس فیصلوں پر کھڑے نہیں ہوتے اس کے سوائے یہاں پر اس حکومت میں ہماری پارٹی پر دباؤ ڈالا جاتا ہے پریشر ٹیکنکس استعمال کئے جاتے ہیں۔ تاکہ یہاں پر بلوچستان کے لوگوں کے لئے اور بلوچستان کے عوام کے لئے باتیں نہیں کرسکیں۔ (مداخلت)

○ **جناب اسپیکر**۔ تحریک التواء نمبر ۱۶ جناب منشی محمد۔۔۔۔۔۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب یہ شعلہ بیانی نہیں آپ نے یہاں پر یہ کہا ہے کیسٹ ریکارڈ موجود ہے آپ نے ایک مسلمان کو کہا ہے کہ آپ کا سکھ کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟

○ **جناب اسپیکر۔** آپ لوگ تشریف رکھیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** یہاں پر رشتہ کا معنی آپ کہتے ہیں وہاں پر کیونکہ ایک اقلیتی ممبر ہے آپ ایک مذہبی اسکالر ہیں آپ کا تعلق مذہب سے کیونکہ ہم سب کا ماشاء اللہ تعلق مذہب سے ہے ایک مذہبی ممبر وہاں پر کہتا ہے کہ آئیں ہمارے ساتھ بھائی مل کر ہمیں سپورٹ کریں دوسری طرف سے آپ اس کو------

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر۔ میں معزز ممبر کو------

○ **جناب اسپیکر۔** منشی محمد صاحب تحریک التواء نمبر۱۶ پیش کریں۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں اس تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں کہ سوئی میں روزنامہ نعرہ حق کے نامہ نگار نیاز احمد بگٹی کو ایک نمبر کی اشاعت پر وہاں کے ایک بااثر وڈیرہ محمد منان بگٹی نے تشدد کا نشانہ بنایا اور برہنہ کرکے شہر میں گھمایا جس سے مذکورہ نامہ نگار کی انتہائی تذلیل ہوئی نہ صرف یہ بلکہ متذکرہ بالا صحافی کو علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔

یہ ایک انسانیت سوز واقعہ ہے۔ مذکورہ واقعہ کی تفصیلات پر مبنی خبریں ۹ نومبر کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئی جن کے تراشے تحریک ہذا کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہ ایک فوری اور عوامی نوعیت کا اہم معاملہ ہے۔ اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک التوا جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں اس تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں کہ سوئی میں روزنامہ نعرہ حق کے نامہ نگار نیاز احمد بگٹی کو ایک نمبر کی اشاعت پر وہاں کے ایک بااثر وڈیرہ محمد منان بگٹی نے تشدد کا نشانہ بنایا اور برہنہ کرکے شہر میں گھمایا جس سے مذکورہ نامہ نگار کی انتہائی تذلیل ہوئی نہ صرف یہ بلکہ متذکرہ بالا صحافی کو علاقہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔

یہ ایک انسانیت سوز واقعہ ہے۔ مذکورہ واقعہ کی تفصیلات پر مبنی خبریں ۹ نومبر کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئی جن کے تراشے تحریک ہذا کے ساتھ منسلک ہیں۔ یہ ایک فوری اور عوامی نوعیت کا اہم معاملہ ہے۔ اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** منشی محمد صاحب اس تحریک التواء کی ریلیو -نسی کے متعلق بتائیں کہ یہ تحریک التواء بنتی ہے۔

○ **مسٹر منشی محمد۔** جناب یہ ایک ناانصافی ہے صحافی ہمارے اہل قلم اور اہل زبان ہیں سارا بلوچستان بلکہ ساری دنیا ان کی قدر کرتی ہے جناب اس کی جو ایف آئی آر ہے درج نہیں کی گئی ہے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ جناب اس کی ایف آئی آر درج کریں جناب اسپیکر۔ میں یہاں اپنے محترم منسٹر ہوم سے درخواست کروں گا اب مجھے پتہ نہیں ہے کہ اس کے علم بات ہے یا نہیں ہے یہ واقعہ جو وہاں پر ہوا مجھے یاد پڑتا ہے کہ بلوچستان میں اس طرح کے واقعات یہاں نہیں ہوئے ہیں چونکہ ہماری ٹرائیبل یا کہیں پر مجھے یاد نہیں کہ بلوچستان میں ایسے واقعات ہوئے ہوں۔ لیکن یہاں پر ایک پریس کے نمائندے کو جو سوئی میں رہتا ہے اس کے ساتھ ایسا غیر انسانی عمل اور نازیبا حرکات کر کے میں سمجھتا ہوں کہ ایسی باتیں سن کر ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے ہمارے بلوچستان میں ایسا کیوں ہوتا ہے؟ دوسری طرف وہاں پر وہ کہتا ہے کہ ہم وہاں پر ایف آئی آر درج کرنے کے لئے گئے ہیں لیکن وہاں کی ایڈمنسٹریشن نے اسے لینے سے انکار کر دیا وہ یہ کہتے ہیں یعنی کہ ایڈمنسٹریشن کہتی ہے کہ اگر ہم ان کو پکڑ لیں اور ان پر ایکشن لیا جائے تو وہاں پر یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے جناب ہماری درخواست منسٹر ہوم سے ہے کہ اس سلسلے میں پرومٹ ایکشن لیا جائے اور اپنے متعلقہ لوگوں کو ـــــ جناب یہ حقیقت ہے کہ لوگ وہاں گئے لیکن انہوں نے کاغذات ایکسیپٹ نہیں کئے اور یہاں پر یہ بات پاکستان کے سارے اخبار میں آئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی ذوالفقار علی مگسی صاحب۔

○ **نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی۔** (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ یہ تحریک التواء بنتی بھی ہے کہ نہیں۔ میرے خیال میں اگر ان کو انفارمیشن چاہئے تو وہ میں دے سکتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہمایوں صاحب نے انفارمیشن مانگی ہے۔

○ **نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی۔(وزیر داخلہ)** یہ واقعہ ۲۷ اگست ۱۹۹۱ء کو پیش آیا تھا میرے خیال میں اس واقعے کو تین چار ماہ گزر چکے ہیں اور حقیقت میں یہ واقعہ ہوا ہے۔ ۹۱-۱۱-۱۰ (پی۔ اے) یعنی پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس رپورٹ پیش کی گئی ہے۔ میرے خیال میں تین چار ماہ پہلے کی بات ہے لیکن ایف۔ آئی۔ آر داخل نہیں کیا گیا ہے۔ ابھی اس کیس کی تفصیل وار سوئی تفتیش کر رہا ہے۔ جب رپورٹ آئے گی تو ہم پیش کریں گے۔ لیکن میں آپ کو اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ دو چار دن سے بھی اسی قسم کا واقعہ ہوا ہے۔ لوئی ڈیرہ بگٹی میں کبیر نامی شخص کے ساتھ اللہ بخش اوراس کے بیٹوں نے اس کے سر کے بال' مونچھیں اور داڑھی کا مجھے سمجھ نہیں آیا کہ پہلا واقعہ بھی ڈیرہ بگٹی کا ہے اور دوسرا بھی ڈیرہ بگٹی شاید وہاں کوئی رواج ہے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** منسٹر ہوم صاحب قانون کارروائی کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

○ **نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی۔(وزیر داخلہ)** جناب اسپیکر قانونی کارروائی ہم کر رہے ہیں۔ یہ دونوں کی رپورٹس۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر۔ میں آپ کی توسط سے منسٹر ہوم سے درخواست کرتا ہوں کہ فوری ایکشن لیا جائے تاکہ ایک انسان کو آج کل کے معاشرے میں بیسوی صدی میں لور یہ ہمارے جیسے سوسائٹی میں جو دیہاتی جنگلی سوسائٹی ہے۔ اس کو برہنہ کرنا زیادتی ہے لہذا ایک معزز رکن ہوتے ہوئے اس پر ایکشن لیا جائے۔

○ **نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی۔(وزیر داخلہ)** جناب اسپیکر میں نے پہلے عرض کی کہ ہمیں معلوم ہوا کہ دس تاریخ کو یہ رپورٹ آئی آج چودہ تاریخ ہے واقعہ ہوا ۲۷ اگست کو اتنا عرصہ گذرنے کے بعد کیوں کسی نے رپورٹ درج نہیں کی۔ ابھی ابھی معلوم ہوا کہ کیس کی تفتیش ہو رہی ہے اور ایکشن لیا جائے گا۔ ایک تحریک التوا ابھی تک آئی نہیں شاید وہ اگلے سیشن میں آجائے گا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ دو واقعات ہوئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہوم منسٹر نے یقین دہانی کرائی کہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ محرک اپنی تحریک پر زور نہیں دیں گے۔ (محرک نے تحریک پر زور نہیں دیا)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر اس سے پہلے سردار طاہر صاحب کی تحریک استحقاق پر آپ نے کیا فیصلہ دیا؟

○ **جناب اسپیکر۔** جناب میں نے فیصلہ دے دیا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب آپ نے کیا فیصلہ دیا وہ میں نے سنا نہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** وہ پھر دیکھ لیں ریکارڈ میں موجود ہے۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو (وزیر محنت)۔** جناب اسپیکر۔ میر صاحب ایوان سے کافی دیر کے لئے واک آؤٹ کر گئے تھے اور اس کے باقی ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور معزز رکن پوچھ رہے ہیں کہ تحریک کا کیا بنا تو میں اس سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اسمبلی میں ٹھیک ٹھاک بیٹھیں اور کارروائی سنیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر میں تو لیبر منسٹر کا بہت مشکور ہوں جو ہمیں اسمبلی کی کنڈکٹ بتاتے ہیں انشاء اللہ ہم ان کے ساتھ بیٹھیں گے اور وہ ہمیں پارلیمنٹری پریکٹس کے متعلق بتا دیں گے۔ لیکن یہاں چونکہ ادب سے کہنا پڑتا ہے اس فلور آف دی ہاؤس پر اس دن ایک بات ہوئی وہ بات اخباروں اور پریس میں آگئی۔ کل بھی اسی حوالے سے بات ہوئی۔ آپ یہاں نہیں آئے اور ڈپٹی اسپیکر صاحب کو بٹھایا آج جب سردار طاہر لونی پر بات ہوئی ہے ایک معزز اسکالر یہ بات کرتے ہیں کیونکہ مجھے بڑے ادب کے ساتھ کہنا پڑتا ہے چونکہ اس کا تعلق آپ کی پارٹی سے ہے اور آپ اس کیس کو کولڈ اسٹیورج میں ڈالتے ہیں۔ جناب اسپیکر یہ آپ کا فیصلہ ہے کہ آپ ہمیں مطمئن کریں اور پھر آگے (Proceeding) کریں لیکن آپ ہمیں نہیں کر رہے ہیں اور آگے جاتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہمایوں صاحب تحریک استحقاق کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے۔ کسی بھی کارروائی۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری** جناب اسپیکر مجھے بڑے ادب سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں رولز آف بزنس کو کنڈکٹ نہیں کیا جارہا ہے یا Impose کیا جارہا ہے۔ بارہا ہم نے یہ بات کی ہے اور آپ نے اس کو Avoid کیا ہے۔

○ **مولوی عبدالغفور حیدری۔(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)** جناب اسپیکر اگر آپ اجازت دیں تو میں فاضل رکن سے اتنی گذارش کروں گا کہ اس پر اسپیکر صاحب کی رولنگ بھی ہوگئی اور اس کے بعد ایک تحریک استحقاق پیش ہوا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر آپ نے اس پر بہت جلدی کی ہے جناب اگر آپ کا یہ طریقہ کار ہے کہ ایک مسلمان اسکالر ایک مذہبی اسکالر۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔(وزیر محنت)۔** جناب اسپیکر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آج اپوزیشن والے قسط وار کیوں واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اسلم صاحب آپ تشریف رکھیں۔

○ **حاجی علی محمد نوتیزئی۔** جناب اسپیکر معزز رکن قسط وار کا لفظ واپس لیں کیونکہ یہ صحیح بات نہیں آپ ہم پر مسخرہ کر رہے ہیں۔

قراردادیں

جناب اسپیکر۔ جناب کچکول علی صاحب اپنی قرارداد نمبر ۵۸ پیش کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر میں آپ کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ "یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ کپوتو کلان تحصیل قلات جس کی آبادی تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ عرصہ دراز سے پینے کے پانی جیسی بنیادی ضرورت کی سہولت سے محروم ہے اور یہ آبادی تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے سے اونٹوں گدھوں پر پانی لاکر پینے کے لئے پانی حاصل کرتے ہیں جس کی وجہ سے تمام آبادی

اس ترقی یافتہ دور میں مشکلات سے دوچار ہے۔ لہٰذا کپوتو کلان میں ایک ٹیوب ویل برائے آبنوشی فوری طور پر نصب کیا جائے۔"

○ جناب اسپیکر۔ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ "یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ کپوتو کلان تحصیل قلات جس کی آبادی تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ عرصہ دراز سے پینے کے پانی جیسی بنیادی ضرورت کی سہولت سے محروم ہے اور یہ آبادی تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے سے اونٹوں گدھوں پر پانی لاد کر پینے کے لئے پانی لے جاتے ہیں جس کی وجہ سے تمام آبادی اس ترقی یافتہ دور میں مشکلات سے دوچار ہے۔ لہٰذا کپوتو کلان میں ایک ٹیوب ویل برائے آبنوشی فوری طور پر نصب کیا جائے۔"

○ جناب اسپیکر۔ کچکول علی صاحب آپ اس سلسلے میں مزید کچھ فرمائیں گے؟

○ مسٹر کچکول علی۔ جناب اسپیکر میرے خیال میں ایک فلاحی کام میں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ میں خود کپوتو کلان گیا ہوں علاقہ پہاڑوں کے بیچ میں واقع ہے۔ جہاں لوگ پانی جیسے قدرتی نعمت سے بھی محروم ہیں اور ہماری گورنمنٹ کی اولین ذمہ داری ہے کہ انسان کی جو بنیادی ضروریات ہے وہ انہیں پورا کرے اور یہ وہاں کے لوگوں کی خوش نصیبی ہے کہ متعلقہ منسٹر کا تعلق بھی اسی حلقے سے ہے۔ میرے خیال میں انسانیت کی روح سے آپ لوگ قرارداد کو منظور فرمائیں تاکہ لوگوں کی جو بنیادی ضروریات ہے وہ پوری ہوسکیں۔

○ مولوی عبدالغفور حیدری۔(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر فاضل رکن یہ بتا سکتے ہیں کہ کپوتو کلان کہاں واقعہ ہے میرے خیال میں معزز رکن نے اس علاقے کو دیکھا بھی نہیں اس نے کسی درخواست پر واقعہ کا ذکر کیا۔ انہیں تفصیلات کا علم نہیں۔ جناب اسپیکر کپوتو واقعی ایک ایسا علاقہ ہے کہ جہاں لوگ کافی دور دراز سے اونٹوں، گدھوں پر پانی لاتے ہیں اور اس کے مختلف دیہات ہیں۔ لیکن ہماری موجودہ حکومت یا اس سے پہلے کی حکومتوں نے اس علاقہ میں لوگوں کو پانی مہیا کرنے کی بڑی کوششیں کی ہے۔ بلکہ وہاں دو تین ٹیسٹ بور بھی ہوئے ہیں۔ لیکن مختلف محکموں کی رپورٹ اس خاص ٹکڑے کے لئے یہ تھی کہ زیر زمین پانی نہیں ہے بہرحال جب موجودہ حکومت برسراقتدار آئی تو موجودہ حکومت کی بھی ترجیحات میں یہ بات شامل کی گئی کہ واقعی پانی کا مسئلہ صوبے کے لئے نہایت اہم ضرورت ہے اور خصوصی طور پر پانی کم از کم صوبے کے ہر

باشندے کا بنیادی حق ہے اور اگر صوبے کے اندر اس کو پانی جیسی نعمت مہیا نہ ہو تو پھر ظاہر ہے اس کے علاوہ اس کو کونسی سہولیات میسر ہو سکتیں ہیں جناب اسپیکر تو پھر میں نے وہاں کوششیں شروع کیں اور کپوتو کے علاقے میں جس میں کچھ موضعات ہے تو اس ایریا میں ایک حصہ کو کپوتو خرد اور دوسرے حصے کو کپوتو کلان کہتے ہیں اس علاقے کی رپورٹیں ہمارے پاس ہیں۔ اگر فاضل رکن تشریف لائیں تو میں وہ رپورٹیں ان کے سامنے رکھوں گا اور اس کے علاوہ یہ بات نہیں کہ وہاں پھر سے کوششیں نہیں کروں گا لیکن مختلف سروے کے نتیجے میں کپوتو کلان کپوتو خرد کے اسی علاقے میں ایک ٹیوب ویل نصب کی اور بڑی جدوجہد کی اور اس حوالے سے ایک اچھے کام کی تعریف ہونی چاہئے واپڈا ہائیڈیالوجی کا شعبہ ہے ان کی یہ ہمت قابل داد ہے کہ اس علاقے میں جہاں کافی جدوجہد ہوئی تھی لیکن شاید وہاں کے لوگوں کی دعا ہے کیونکہ ہم جہاں کہیں مجبور ہوتے ہیں یا کوئی مشکل پیش آتی ہے تو بحیثیت مسلمان حسب توفیق وہاں کے لوگوں کو کہا کہ یٰسین شریف کے ختم کا اہتمام کریں اور دعا کریں تاکہ کم از کم اللہ تعالیٰ اس ایریا میں پانی دستیاب کرے اور یہاں کے لوگوں کا مسئلہ حل ہو تو اس میں بڑی کوششیں ہوئیں چھ مہینے سے لگاتار کبھی یہ کہا گیا کہ پانی نہیں ہے اور کبھی یہ کہا کہ اس میں غار پیدا ہوئے لیکن بڑی جدوجہد کے بعد ہم اس میں کامیاب ہوگئے اب اس اسکیم میں جو پہلے سے جس کی تخمینہ لاگت کوئی پچاسی لاکھ روپے ہے اس پر خرچہ آئے بور کامیاب ہونے کے بعد معیشت ایم پی اے مجھے دو اسکیمات ملی ہیں۔ ان میں سے ایک اسکیم جو ہے میں نے کپوتو کے لئے رکھا ہے اور وہ پندرہ لاکھ کا ہے اس سے ہم بسم اللہ کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے عرصے میں پورے علاقے کو پانی میسر آجائے گا انہی پر میں ختم کرتا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر**۔ تو آپ قرارداد واپس لیں گے؟

○ **مسٹر کچکول علی**۔ ہم نے اس قرارداد کو نیک نیتی سے اٹھایا ہے پھر اگر میں اس پر کچھ بولوں میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر**۔ اب ضرورت باقی نہیں رہی چونکہ کپوتو پے آل ریڈی ٹیوب کی منظوری ہوئی ہے اسکیم منظور ہوئی ہے اس لئے محرک اپنی قرارداد پر زور نہیں دیتے۔

قرارداد نمبر ۵۹ حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب

جناب اسپیکر۔ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

○ **حاجی علی محمد نوتیزئی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مرکزی الیکشن کمیشن بلوچستان صوبائی اسمبلی کا حلقہ پی بی۔ ۵ چاغی جو کہ ایک بہت بڑا وسیع و عریض علاقہ ہے جس کی سرحدات ایک طرف افغانستان اور دوسری طرف ایران سے ملتی ہیں اور تقریباً ساڑھے چار سو میل ایریا پر مشتمل ہے۔ نیز اس حلقہ کی آبادی تقریباً ڈیرہ لاکھ کے لگ بھگ ہے اور صوبہ کا پس ماندہ ترین حلقہ ہونے کی بناء پر ایک ایم پی اے کے فنڈ سے اس حلقہ کو مستفید کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا اس حلقہ کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے اس حلقہ کو دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ مرکزی الیکشن کمیشن بلوچستان صوبائی اسمبلی کا حلقہ پی بی۔ ۵ چاغی جو کہ ایک بہت بڑا وسیع و عریض علاقہ ہے جس کی سرحد ایک طرف افغانستان اور دوسری طرف ایران سے ملتی ہیں اور تقریباً ساڑھے چار سو میل ایریا پر مشتمل ہے۔ نیز اس حلقہ کی آبادی تقریباً ڈیرہ لاکھ کے لگ بھگ ہے اور صوبہ کا پس ماندہ ترین حلقہ ہونے کی بناء پر ایک ایم پی اے کے فنڈ سے اس حلقہ کو مستفید کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا اس حلقہ کی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے اس حلقہ کو دو حلقوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔(وزیر محنت)۔** سر اس سے پہلے نوشیروانی صاحب نے ایسی قرارداد پیش کی اس کے بعد امیر زمان صاحب نے آج یہ تیسری قرارداد آرہی ہے ایسی قراردادیں پاس کرنے سے نہ حلقے دو حصوں میں تقسیم ہوں گے نہ ایسی کوئی بات ہوگی یہ صرف اخباری بیانات تک محدود ہوں گے تاکہ اپنے علاقے کے لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ جی ہم نے اسمبلی میں آپ کے حلقے کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی قرارداد پیش کی تھی میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک بلوچستان کی حالت ہے یہ سارے ملک کا سب سے بڑا وسیع و عریض صوبہ ہے اس میں چالیس یا تینتالیس نشستیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کم ہے ایسی قرارداد اسمبلی کو پاس کرنا چاہئے جتنے بھی حلقے

ہیں ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو وہ زیادہ مناسب ہے ورنہ روز ایک ممبر آئے گا اور قرارداد پیش کرے گا تو میں سمجھتا ہوں اور ممبران سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ ایسی قرارداد مشترکہ طور پر پیش کریں تاکہ بلوچستان کے جتنے بھی حلقے ہیں ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی** -(وزیر سماجی بہبود)- جناب اسپیکر صاحب-

○ **جناب اسپیکر**- جناب مردانزئی صاحب مولانا حیدری صاحب آپ سے پہلے تھے حیدری صاحب کو بولنے دیں اس کے بعد آپ بولیں-

○ **مولانا عبدالغفور حیدری**-(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)- جناب اسپیکر صاحب اتنی سی گذارش ہے کہ اس پر جہاں تک یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جی ایک ایم پی اے کا فنڈ اتنے طویل و عریض حلقے کو پورا نہیں ہوتا ہے لہٰذا اس حلقے کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو اب ایک ایم پی اے کو پچاس لاکھ ملے گا جب وہ حلقے ہوں گے تو پھر پچیس لاکھ ملیں گے بات تو پیسے کی ہوتی ہے علاقے کی نہیں اگر پیسے کی ہو تو پھر زیادہ فنڈ ملیں گے پیسہ ہو تو تناسب تو وہی رہے گا دو ایم پی اے ہوں یا چار ہوں پیسے تو اتنے ہی ملیں گے تو حلقے کے تناسب سے نہیں بلکہ ایریا کے حوالے سے اور پسماندگی کے حوالے سے اور پھر اگر یہ سلسلہ جاری رہا تھا تو شاید پھر کل میں بھی لے آؤں تو جمالی صاحب بھی لے آئیں وزیراعلیٰ صاحب تو شاید یہ سلسلہ پھر ختم نہ ہو-

○ **جناب اسپیکر**- محمد شاہ مردانزئی صاحب-

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی**-(وزیر سماجی بہبود)- جناب اسپیکر صاحب اس دن مولوی امیرزمان صاحب نے قرارداد پیش کی تھی لیکن میں نہیں تھا یہ عجیب رواج چلا ہے ہر ایک قرارداد پیش کرتا ہے کہ میرے حلقہ کو دو حصوں پر تقسیم کیا جائے اگر فنڈ کا مسئلہ ہے ان کو تکلیف ہے تو یہ ایوان یہ فیصلہ کرے کہ فنڈ جو ہیں آبادی کی بنیاد پر تقسیم کریں اس طرح بلوچستان میں سب سے لمبا اور وسیع علاقہ میرا ہے چمن سے لیکر ژوب تک چار سو میل ہے بلوچستان میں میرے خیال میں کوئی اتنا وسیع علاقہ نہیں ہے میں چیلنج کرتا ہوں لیکن آبادی کی بنیاد پر فنڈ تقسیم کریں اگر کوئی حلقہ بنتا ہے تو وہ بھی آبادی کے بنیاد پر بننا چاہئے اس طرح کی قرارداد اگر ہم منظور کریں تو اس طرح پھر ہمارا کاکڑ خراسان بھی ساتھ لگادیں اس کو بھی ایک حلقہ بنا دیں-

○ جناب اسپیکر۔ جی علی محمد نوتیزئی صاحب

○ حاجی علی محمد نوتیزئی۔ جناب اسپیکر صاحب قرارداد پڑھنے سے پہلے تو ہمارے سب معزز اراکین نے کہا کہ قرارداد منظور ہے بعد میں اور الفاظ استعمال کر رہے ہیں یہ میرا جو حلقہ ہے۔

○ مسٹر جعفر خان مندوخیل۔(وزیر تعلیم)۔ جناب اسپیکر صاحب میں علی محمد نوتیزئی صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن اس سلسلے میں یہ بھی کہتا ہوں جیسا کہ اس دن امیر زمان صاحب کی قرارداد پر میں نے کہا کہ بلوچستان کی نشستیں آبادی کی بنیاد پر تقسیم کریں تاکہ یہ جو تفریق ہے وہ ختم ہوجائے کسی کو ڈیڑھ لاکھ آبادی پر ملا ہے اور کسی کو پچاس یا ساٹھ ہزار آبادی پر ملا ہے اس طرح تو ان کی حق تلفی ہورہی ہے ان لوگوں کی جو زیادہ آبادی پر ہیں آپ کو فنڈ بھی اسی حساب سے ملتے ہیں ان کی نمائندگی بھی متاثر ہوتی ہے اس وجہ سے یہ اس کے ساتھ لگائی جائے بلوچستان کی جو بھی نشستیں ہیں وہ برابر آبادی کی بنیاد پر تقسیم کی جائیں چاہئے اس میں اضافہ بھی کچھ کرنا پڑے تو وہ بہتر ہوگا۔

○ مسٹر حسین اشرف۔ (وزیر ماہی گیر)۔ میں اسلم بزنجو کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں کہ بلوچستان میں بہت سے حلقے ہیں میں اپنے حلقے کی مثال آپ کو دیتا ہوں ساڑھے چھ سو میل لمبا علاقہ ہے اور اسکوائر فٹ ۲۷ ہزار کلومیٹر ہے تو جناب اتنے لمبے حلقے ہیں تو یقیناً وہاں پر یہ ایم پی اے فنڈز اتنے وسیع حلقے میں پہنچ ہی نہیں سکتے ہیں لہذا بلوچستان کے ہر حلقے کو آبادی اور رقبے کے لحاظ سے ان کی دوبارہ حد بندی ہو۔

○ جناب اسپیکر۔ اس پر رائے لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر۔ اسمبلی کی کارروائی اجلاس مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء کو بوقت ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ (اسمبلی کا اجلاس قبل دوپہر گیارہ بجکر پچاس منٹ

پر

مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۹۱ء پر (بروز شنبہ)

کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)